فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ج

اللہ

اور مخلوقات

مؤلفین

محمد اسلم گِل
میجر (ریٹائرڈ)

محمد رفیق احمد میمنؔ
صدر: اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی

ناشر

اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)

ٹنڈو جہانیاں، حیدرآباد چھاؤنی، پاکستان

www.star.edu.pk

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى

ترجمہ

سب تعریف اللہ کے لئے ہی ہے، ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے پاکیزہ اور برکت والی ہے، جیسی ہمارا ربّ چاہتا اور پسند کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

وَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ

❁ ترجمہ ❁

اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے

پس تو محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو تیری شان کے مناسب ہے

اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایانِ شان ہے

بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور مغفرت طلب کی جائے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّىۡ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور قیامت تک دُرود و سلام ہو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل و اولاد پر اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مؤمنین اور مؤمنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ ان کا اتباع کرنے والے ہیں۔

حدیث قدسی کا مفہوم ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ﷻ کا پاک ارشاد ہے:

(ترجمہ): "میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا، میں نے چاہا کہ میں اپنی پہچان کرواؤں تو میں نے مخلوقات کو پیدا کیا، تا کہ وہ مجھے پہچانے"۔

(بحوالہ: تفسیر روح المعانی: جلد 1، صفحہ 46)

اس حدیث پاک کے بارے میں امام ابو سعود رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید کی سورۃ الذّٰریٰت کی آیت مبارکہ نمبر 56

وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِيَعۡبُدُوۡنِ ۝ (الذّٰريٰت:٥٦)

ترجمہ: میں (اللہ ﷻ) نے جن و انس کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے، کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کی پہچان (معرفت) اُس ذاتِ عالی کی عبادت سے ظاہر ہوگی''۔

(بحوالہ تفسیر ابو سعودؒ)

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کو پروردگار ہے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ساری مخلوقات کو اپنی قدرت سے پیدا فرمایا ہے۔ اللہ جل شانہٗ اکیلا خالق ہے باقی ہر چیز اُس کی مخلوق ہے، اللہ جل شانہٗ اکیلا مالک ہے باقی ہر چیز اُس کی مملوک ہے، اللہ جل شانہٗ اکیلا رازق ہے، ساری مخلوق اُس کی مرزوق ہے۔ اللہ جل جلالہٗ کی ذاتِ عالی حقیقی ذات ہے اور اللہ جل شانہٗ کی صفات حقیقی صفات ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا نہ تو کسی کی ذات حقیقی ہے اور نہ ہی کسی کی صفات حقیقی ہیں۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور اُس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے۔

الحمدللہ! اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ساری مخلوقات میں سے انسان کو اشرف المخلوقات پیدا فرمایا ہے۔ ساری چیزیں اس کے لئے پیدا فرمائیں اور اسے اپنی بندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے انسانوں میں سے اپنے خاص اور برگزیدہ بندوں حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو چنا اور انسانیت کو اپنی ذاتِ عالی کا تعارف کروانے کے لئے مختلف ملکوں، قوموں اور قبیلوں میں مبعوث فرمایا۔ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ایک ہی روحانی چشمہ سے سیراب ہوکر ایک دین کو لے کر آتے رہے، اس اصولی اور بنیادی دین کی

آخری تکمیلی شکل ''اسلام'' ہے۔ تمام مذاہب حقہ میں تین اُمور ایسے تھے جو کہ سب میں مشترک پائے جاتے تھے، وہ تین اُمور مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) توحید

(2) عبادت

(3) معاملات

یہی وہ اُمور ہیں، جن کی حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام زمانہ کے تقاضے کے مطابق اپنی اپنی قوم میں تبلیغ کرتے رہے اور ان پر تمام مذاہب حقہ کا اتفاق ہے۔ جزئیات احکام میں ہر قوم و مذہب کی زمانی و مکانی خصوصیات کے سبب اختلاف ہوسکتا ہے، لیکن دین کے اصل اصول میں اختلاف نہیں۔ اس نظریہ کو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا ہے۔

شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّ الَّذِىْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ط كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ط اَللّٰهُ يَجْتَبِىْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِىْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ○

(سورۃ الشوریٰ:۱۳)

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ نے) تمہارے لئے دین کا وہی راستہ مقرر کیا ہے جس کا نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جو ہم نے تیری طرف وحی کی جس کا ہم نے

ابراہیم (علیہ السلام) اور موسیٰ (علیہ السلام) اور عیسیٰ (علیہ السلام) کو حکم دیا کہ دین کو قائم رکھو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو، مشرکوں پر وہ دین گراں ہے، جس کی طرف تم ان کو بلاتے ہو، اللہ اپنے لئے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے اور اسے اپنی طرف ہدایت دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔

الحمدللہ! اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے بارے میں عقیدہ تمام مذاہب میں امر مشترک ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے اس امر مشترک کو قرآن مجید میں ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

وَمَا اَرْ سَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّ سُوْلٍ اِلَّا نُوْ حِیْٓ اِلَیْہِ
اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُ وْنِ ۝ (الانبیآء : ۲۵)

ترجمہ: اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول مگر اس کو یہی حکم بھیجا کہ کسی کی بندگی نہیں سوائے میرے، سو میری بندگی کرو۔

سورہ النحل میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّ سُوْ لًا اَنِ اعْبُدُ وا اللّٰہَ
وَاجْتَنِبُوا الطَّا غُوْتَ ۚ

(النحل : ۳۶)

ترجمہ: اور یقیناً ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور جھوٹے معبودوں سے بچو۔

سورہ المؤمنون میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَ اِنَّ ھٰذِہٖٓ اُمَّتُکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّاَنَا رَبُّکُمْ فَاتَّقُوْنَ O

(المؤمنون : ۵۲)

ترجمہ: اور یہ کہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا رب ہوں پس مجھ سے ڈرو۔

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

(آلِ عمران : ۱۹)

ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے۔

حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس دنیا میں مختلف قوموں اور قبیلوں میں تشریف لائے اور انہوں نے اپنی قوم میں تبلیغ فرمائی، لیکن سیّدالانبیاء و المرسلین، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کو سارے عالم کے انسانوں کے لئے نبی و رسول بنا کر مبعوث فرمایا گیا، اب قیامت تک کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا اور نہ ہی کوئی نئی شریعت آئے گی۔ صرف اسلام ہی ایک ایسا دین ہے، جسے عالمگیر حیثیت حاصل ہے۔ قرآن مجید میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا

وَّ لٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّا سِ لَا یَعْلَمُوْنَ ٥

(سورہ سبا: ۲۸)

ترجمہ: (اے محمد ﷺ) ہم نے آپ ﷺ کو سب انسانوں کے لئے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، لیکن اس بات کو اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

سورۃ الاعراف میں ارشادِ خداوندی ہے:

قُلْ یٰۤاَ یُّھَا ا لنَّا سُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعاً

(اعراف: ۱۵۸)

ترجمہ: (اے محمد ﷺ) کہہ دیجئے اے انسانو! بے شک میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف۔

❁ ساری مخلوق اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کنبہ ہے ❁

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ مخلوق ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کی عیال ہے، پس اللہ تعالیٰ کو وہ شخص بہت محبوب ہے جو اس کی عیال کے ساتھ احسان کرے۔

(مشکوٰۃ شریف)

اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں مسلمان، کافر، انسان، حیوان سب ہی داخل ہیں، ہر مخلوق کے ساتھ احسان کا برتاؤ کرنا اسلام کی تعلیم ہے اور اللہ جل شانہٗ کو محبوب ہے۔ حدیثِ پاک کا مفہوم ہے کہ ایک عورت کو اس بناء پر عذاب ہوا کہ اُس

نے ایک بلی پال رکھی تھی اور اس کو کھانے کو نہ دیا۔ جب جانوروں کا یہ حال ہے تو آدمی تو اشرف المخلوقات ہے، اس پر احسان اور اچھے برتاؤ کا کیا کچھ اجر ہوگا۔ حضور اقدس ﷺ کا مشہور ارشاد ہے:

اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمُكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ

ترجمہ: تم زمین پر رہنے والوں پر رحم کرو، تم پر آسمان والے رحم کریں گے۔

(مشکوٰۃ شریف)

ایک حدیثِ پاک میں حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص آدمیوں پر رحم نہیں کرتا، اللہ جل شانہٗ اس پر رحم نہیں فرماتا۔ ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ رحم اُسی شخص کے دل سے نکالا جاتا ہے، جو بد بخت ہو۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضور اقدس ﷺ کی حیاتِ طیبہ ساری انسانیت کے لئے رحمت ہے، آپ ﷺ کی زندگی کا ایک ایک واقعہ اس بات کی گواہی دیتا ہے۔ اُمت مسلمہ کے لئے ضروری ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی کے واقعات کی تحقیق کرے اور اس کا اتباع کرے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا پاک ارشاد ہے:

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○

(الانبیاء: ۱۰۷)

ترجمہ: اور ہم نے آپ ﷺ کو سب جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیتِ شریفہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں

کہ جو لوگ حضور اقدس ﷺ پر ایمان لے آئے، اُن کے لئے تو آپ ﷺ کا وجود دُنیا اور آخرت کی رحمت ہے ہی، لیکن جو لوگ ایمان نہیں لائے اُن کے لئے بھی آپ ﷺ کا وجود اس لحاظ سے رحمت ہے کہ وہ پہلی امتوں کی طرح دُنیا کے عذاب مسخ ہو جانے سے، زمین میں دھنس جانے سے، آسمانوں سے پتھر برسنے سے محفوظ ہو گئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے حضور اقدس ﷺ سے درخواست کی کہ قریش نے مسلمانوں کو بہت اذیت پہنچائی، بہت نقصانات دیئے، آپ ﷺ ان لوگوں پر بد دُعا فرمائیں۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ ''میں بد دُعائیں دینے کے لئے نہیں بھیجا گیا، میں لوگوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں''۔ (درِّ منثور)

حضور اقدس ﷺ کے طائف کے سفر میں، آپ ﷺ کو کتنی سخت سے سخت تکلیفیں پہنچائیں گئیں کہ آپ ﷺ کے بدن مبارک سے خون جاری ہو گیا اور اس پر جب اُس فرشتہ نے جو پہاڑوں پر متعین تھا، آکر درخواست کی کہ اگر آپ ﷺ فرمادیں تو دونوں جانب کے پہاڑوں کو ملا دُوں، جس سے یہ سب بیچ میں کچل جائیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذات سے یہ امید ہے کہ اگر یہ لوگ مسلمان نہ بھی ہوں تو ان کی اولاد میں سے کچھ لوگ اللہ تبارک و تعالیٰ کا نام لینے والے پیدا ہو جائیں گے۔

اُحد کی لڑائی میں جب حضور اقدس ﷺ پر سخت حملہ کیا گیا تو آپ ﷺ کا

دندان مبارک شہید ہوگیا۔ لوگوں نے کفار پر بددُعا کی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ! یا اللہ میری قوم کو ہدایت فرما کہ یہ لوگ ناواقف ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے عرض کیا، یارسول اللہ! اگر آپ ﷺ بھی حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح بددُعا فرما دیتے تو ہم سب کے سب ہلاک ہو جاتے کہ آپ ﷺ کو ہر قسم کی تکلیفیں پہنچائی گئیں، لیکن آپ ﷺ ہر وقت یہی فرماتے رہے کہ یا اللہ! میری قوم کی مغفرت فرما کہ وہ جانتے نہیں۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان حالات کو بڑے غور سے دیکھنا چاہئے کہ کس قدر حضور اقدس ﷺ کا حلم اور اخلاق کا اعلیٰ نمونہ اور جود و کرم کی انتہا ہے کہ ان سخت سخت تکلیفوں پر آپ ﷺ کبھی مغفرت کی، کبھی ہدایت کی دُعائیں کرتے رہے۔ (شفاء)

غواث بن حارث کا واقعہ مشہور ہے کہ جب ایک سفر میں حضور اقدس ﷺ تنہا سو رہے تھے، وہ تلوار ہاتھ میں لے کر حضور اقدس ﷺ کے پاس پہنچ گیا اور جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو دیکھا کہ وہ تلوار سونتے ہوئے پاس کھڑا تھا۔ اُس نے للکار کر کہا! بتا اب تجھے بچانے والا کون ہے؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا! اللہ جل شانہٗ۔ حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد فرمانا تھا کہ اس کے ہاتھ کو کپکپی ہوئی اور تلوار ہاتھ سے گر گئی۔ آپ ﷺ نے وہ تلوار اپنے دستِ مبارک میں لے کر فرمایا کہ اب تُو بتا کہ تجھے بچانے والا کون ہے۔ وہ کہنے لگا کہ آپ ﷺ بہترین تلوار لینے والے ہیں (یعنی معاف فرمائیں)۔ آپ ﷺ نے معاف فرما دیا۔

یہودی عورت کا حضور اقدس ﷺ کو زہر دینے کا واقعہ بھی مشہور ہے اور اس عورت نے اس کا اقرار بھی کرلیا کہ میں نے آپ ﷺ کو زہر دیا، لیکن آپ ﷺ نے اپنا انتقام نہیں لیا۔ لَبید بن اَعْصَم نے حضور اقدس ﷺ پر جادو کیا، آپ ﷺ کو اس کا علم بھی ہو گیا، مگر آپ ﷺ نے اس واقعہ کا چرچا بھی گوارا نہیں کیا۔ غرض دو چار واقعات نہیں، ہزاروں واقعات حضور اقدس ﷺ کے، دشمنوں پر رحم وکرم کے ہیں۔ (شفاء)

حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ تم اُس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتے، جب تک ایک دوسرے کے ساتھ رحم کا برتاؤ نہ کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص تو رحم کرتا ہی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا، یہ رحم نہیں ہے جو اپنے ہی کے ساتھ ہو، بلکہ رحم وہ ہے جو عام ہو۔ (فضائل صدقات)

حضور اقدس ﷺ ایک مکان میں تشریف لے گئے، وہاں چند قریش کے حضرات بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ سلطنت اور حکومت کا سلسلہ قریش میں رہے گا، جب تک کہ وہ یہ معمول رکھیں کہ جو اُن سے رحم کی درخواست کرے اس پر رحم کریں، جب کوئی حکم لگائیں تو عدل کا لحاظ رکھیں، جب کوئی چیز تقسیم کریں تو انصاف کو اختیار کریں اور جو شخص ان اُمور کا خیال نہ کرے، اس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت، سارے آدمیوں کی لعنت۔

ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ ایک مکان میں تشریف لے گئے، جہاں مہاجرینؓ اور انصارؓ کی ایک جماعت تشریف رکھتی تھی۔ آپ ﷺ کو تشریف لاتا دیکھ کر

ہر شخص اپنی جگہ سے ہٹ گیا، اس امید پر کہ آپ ﷺ وہاں تشریف رکھیں۔ آپ ﷺ دروازہ پر تشریف فرما ہے اور دروازہ کی دونوں جانبوں پر ہاتھ رکھ کر ارشاد فرمایا کہ میرا تم پر بہت حق ہے، یہ امر سلطنت کا قریش میں رہے گا، جب تک وہ تین باتوں کا اہتمام رکھیں:

1. جو شخص اُن سے رحم کی درخواست کرے، اُس پر رحم کریں،
2. جو فیصلہ کریں انصاف سے کریں،
3. جو معاہدہ کسی سے کرلیں، اس کو پورا کریں.....اور

جو شخص ایسا نہ کرے، اس پر اللہ کی لعنت ہے، فرشتوں کی لعنت ہے، تمام آدمیوں کی لعنت ہے۔

(فضائل صدقات)

حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ جو شخص ایک چڑیا کو بھی بغیر حق کے ذبح کرے گا، قیامت کے دن اس سے مطالبہ ہوگا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ذبح کرکے اس کو کھایا جائے، یہ نہیں کہ ویسے ہی ذبح کرکے پھینک دی جائے۔ بہت سی احادیث میں یہ مضمون وارد ہوا ہے کہ غلام جو تمہارے ماتحت ہیں ان کو اس چیز سے کھلاؤ جس سے خود کھاتے ہو، اس چیز سے پہناؤ جس سے خود پہنتے ہو اور جس سے موافقت نہ آئے اس کو فروخت کردو، اس کو عذاب میں مبتلا کرنے کا کوئی حق نہیں۔

(ترغیب)

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے درِّ منثور میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہٗ سے ایک قصہ نقل کیا ہے، جس میں حضور اقدس ﷺ نے اس کو (اللہ کی مخلوق پر) خرچ کرنے کی خصوصی ترغیب دی ہے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ نے (اہتمام اور تنبیہ کے طور پر) میرے عمامہ کا پچھلا کنارہ پکڑ کر فرمایا!

اے زبیر! میں اللہ کا قاصد ہوں تمہاری طرف خاص طور سے اور سب لوگوں کی طرف عام طور سے (یعنی یہ بات تمہیں اللہ جل شانہٗ کی طرف سے خاص طور سے پہنچاتا ہوں) تمہیں معلوم ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے کیا فرمایا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اُس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ جب اپنے عرش پر جلوہ فرما تھا تو اللہ جل شانہٗ نے اپنے بندوں کی طرف (کرم کی) نظر فرمائی اور یہ ارشاد فرمایا کہ میرے بندو تم میری مخلوق ہو، میں تمہارا پروردگار ہوں، تمہاری روزیاں میرے قبضہ میں ہیں، تم اپنے آپ کو ایسی چیز کے اندر مشقت میں نہ ڈالو جس کا ذمہ میں نے لے رکھا ہے۔ اپنی روزیاں مجھ سے مانگو۔ اس کے بعد حضور اقدس ﷺ نے پھر فرمایا کہ اور بتاؤں تمہارے ربّ نے کیا فرمایا! یہ فرمایا کہ اے بندے تو لوگوں پر خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا، لوگوں پر فراخی کر، میں تجھ پر فراخی کروں گا۔ تو لوگوں پر خرچ میں تنگی نہ کر، تاکہ میں تجھ پر تنگی نہ کروں۔ تو لوگوں سے (بچا کر) باندھ کر نہ رکھ تاکہ میں تجھ سے باندھ کر نہ رکھوں۔ تو خزانہ جمع کر کے نہ رکھ، تاکہ میں تیرے (نہ دینے) پر جمع کر کے نہ رکھ

لوں۔ رزق کا دروازہ سات آسمانوں کے اوپر سے کھلا ہوا ہے جو عرش سے ملا ہوا ہے، وہ نہ رات کو بند ہوتا ہے، نہ دن میں۔ اللہ جل شانہٗ اُس دروازہ سے ہر شخص پر روزی اُتارتا رہتا ہے، اُس شخص کی نیت کے بقدر، اس کی عطا کے بقدر، اس کے صدقہ کے بقدر، اس کے اخراجات کے بقدر، اس کو عطا فرماتا ہے۔ جو شخص زیادہ خرچ کرتا ہے اس کے لئے زیادہ اُتارا جاتا ہے، جو کم خرچ کرتا ہے اس کے لئے کمی کردی جاتی ہے اور جو روک کر رکھتا ہے اس سے روک دیا جاتا ہے۔

اے زبیر! خود بھی کھاؤ، دوسروں کو بھی کھلاؤ اور باندھ کر نہ رکھو کہ تم پر باندھ کر رکھ دیا جائے اور شمار نہ کرو کہ تم پر بھی شمار کیا جائے۔ تنگی نہ کرو کہ تم پر بھی تنگی کردی جائے۔ مشقت میں (لوگوں کو) نہ ڈالو کہ تم پر مشقت ڈال دی جائے۔

اے زبیر! اللہ جل شانہٗ خرچ کرنے کو پسند کرتا ہے اور تنگی کو ناپسند کرتا ہے۔ سخاوت (اللہ جل شانہٗ کے ساتھ) یقین سے ہوتی ہے اور بخل شک سے پیدا ہوتا ہے، جو شخص (اللہ جل شانہٗ کے ساتھ کامل) یقین رکھتا ہے وہ جہنم میں داخل نہ ہوگا اور جو شک کرتا ہے وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

اے زبیر! اللہ جل شانہٗ سخاوت کو پسند کرتا ہے، چاہے کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو اور اللہ تعالیٰ شانہٗ بہادری کو پسند کرتا ہے، چاہے سانپ اور بچھو ہی کے مارنے میں کیوں نہ ہو۔

اے زبیر! اللہ جل شانہٗ زلزلوں (اور حوادث) کے وقت صبر کو محبوب رکھتا ہے اور شہوتوں کے غلبہ کے وقت ایسے یقین کو پسند کرتا ہے جو سب جگہ سرایت کر

جائے (اور شہوت کے پورا کرنے سے روک دے) اور (دین میں) شبہات پیدا ہونے کے وقت عقل کامل کو محبوب رکھتا ہے اور حرام اور گندی چیزوں کے سامنے پر تقویٰ کو پسند کرتا ہے۔

اے زبیر! بھائیوں کی تعظیم کرو اور نیک لوگوں کی عظمت بڑھاؤ اور اچھے آدمیوں کا اعزاز کرو، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرو اور فاسق لوگوں کے ساتھ راستہ بھی نہ چلو، جو ان چیزوں کا اہتمام کرے گا، جنت میں بغیر عذاب کے اور بغیر حساب کے داخل ہو گا۔ یہ اللہ کی نصیحت ہے مجھ کو اور میری نصیحت ہے تم کو۔

(بحوالہ: فضائل صدقات)

اللہ تبارک وتعالیٰ کی مخلوقات کی سب سے بڑی خدمت، سب سے بڑی نیکی یہی ہے کہ سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کیا جائے۔ ساری دُنیا اس وقت منتظر ہے کہ کوئی ان کو اللہ تعالیٰ کا پیغام سنائے، اللہ تبارک وتعالیٰ کی بڑائی اور عظمت کے بول سنائے۔

اللہ اکبر

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں سے بے انتہا محبت کرتا ہے۔ اللہ پاک نے حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا!

"اے داؤد! اگر میرے نافرمانوں کو پتہ چل جائے کہ میں اُن سے کتنی محبت کرتا ہوں، اس بات کو سن کر اُن پر ایسا وجد طاری ہو کہ

(خوشی سے) اُن کے جوڑ جوڑ جُدا ہو جائیں......اے داؤد!

جب نافرمانوں سے ایسی محبت ہے تو تُو بتا کہ فرمانبرداروں سے

میری محبت کیسی ہوگی.....؟"

قربان جائیں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے، جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ ایسے پاک ربّ سے اپنے تعلق کو نہ جوڑنا کتنے نقصان کی بات ہے۔ اُس وحدہٗ لاشریک نے ساری مخلوق پر احسانِ عظیم فرماتے ہوئے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ کو قیامت تک کے لئے نبوت عطا فرمائی گئی۔ ابھی امت مسلمہ پر دو ذمہ داریاں ہیں ایک تو خود دین پر چلنا اور دوسرے ساری انسانیت کو اللہ کے دین پر لانے کی محنت کرنا۔ ہم سارے عالم میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی بڑائی، عظمت، خوبیاں اور کمالات کے کلمات بولیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثناء کریں اور حضور اقدس ﷺ کے مبارک طریقوں پر چلتے ہوئے ساری مخلوق کو اُن رحمتوں بھرے اعمال پیش کریں گے تو اللہ جل شانہٗ خوش ہو کر ہمیں اپنی رضا عطا فرمائیں گے اور ہمیں، ہماری نسلوں اور حتی کہ غیر مسلموں کو بھی ہدایت عطا فرمائیں گے۔

اللہ جل شانہٗ سے دُعا ہے کہ وہ پاک ربّ ساری انسانیت کو کامل ہدایت عطا فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔

آمین بجاہِ رحمۃ للعالمین ﷺ